چودواں ہفتہ (نصاب)

(اسلامی تہذیب کی خصوصیات اور عالمی اثرات)

اسلامی تہذیب کی خصوصیات

ایسی تہذیب جس کی بنیاد اسلامی نظریات واعتقادات پر ہو وہ اسلامی تہذیب کہلاتی ہے، اسلامی تہذیب کی شاندار جھلک عہد رسالت ﷺ سے لے کر عہد خلافت راشدین میں دیکھی جا سکتی ہے، عہد رسالت ﷺ سے لے کر پندرھویں صدی عیسوی تک اسلامی تہذیب کو دنیا میں برتر حیثیت حاصل رہی ہے، اسلامی تہذیب وتمدن مندرجہ ذیل خصوصیات کی بناء پر دیگر تہذیبوں سے ممتاز اوراعلیٰ ورفع ہے۔

1۔ توحیدورسالت:

اسلامی تہذیب وتمدن کی بنیادتو حیدورسالت کےعقیدے پر قائم ہے۔ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ صرف اللہ واحد کی ذات عبادت کے لائق ہے، وہی زمین وآسمان کا خالق و مالک ہے، اس میں شرک وبت پرستی کی کوئی گنجائش نہیں جبکہ عیسائیت اور ہندومت میں تین یا تین سے زیادہ خداؤں کو مان کرتوحید سے منافی عقیدہ اختیار کیا گیا ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں کیونکہ آپ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اس کے علاوہ مسلمان آخرت، ملائکہ، آسمانی کتب یعنی بنیادی عقائد ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمان دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی ہوں ان کا عقائد کے بارے تصور ایک جیسا ہی ہے اس سے ان میں ایک مخصوص ومشترکہ سوچ جنم لیتی ہے۔

2۔ وحدت نسل انسانی اور مساوات:

دیگر تہذیبوں میں وحدت نسل انسانی کا تصور ناپید ہے۔ انہوں نے زندگی گزارنے کے بے شمار معیارات مقرر کر رکھے ہیں مثلاً رنگ، نسل، وطن اور زبان کی فضلیت وغیرہ۔ اسی لئے انہوں نے اپنے اندر مختلف فکری اختلافات پیدا کر لئے ہیں لیکن اسلامی تہذیب نے انسانوں میں خودساختہ تفریق کے تمام معیارات کو نیست ونابود کر کے صرف تقوی کو وحدت نسل انسانی کا معیار مقرر کیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:۔ ''وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ''(الحجرات:13)

(اور تمہارے مختلف قبائل اور خاندان بنا دیئے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا متقی ہے)۔ خطبہ حج میں بھی آپ ﷺ نے وحدت نسل انسانی پر زور دیا تھا

یہودیوں کا یہ نظریہ قطعی طور پر باطل اور بے بنیاد ہے کہ وہ سب سے برتر نسل ہیں، اسی طرح ہندوؤں کے ہاں چار ذاتوں کا نظام جس کی تعلیم و تائید کرشنا سے منسوب بھگوت گیتا میں موجود ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ ہٹلر کے دور حکومت میں جرمنوں نے بھی یہ باطل نظریہ اپنا لیا تھا کہ وہ دنیا کی سب سے اچھی اور اعلیٰ نسل ہیں لہذا انہیں اقوام عالم پر حکومت کا حق حاصل ہے، امریکی گورے اپنے ہم وطن سیاہ فام لوگوں کو گھٹیا اور کمتر سمجھتے رہے ہیں۔ الغرض دنیا بھر کے اور قیامت تک کے لوگوں پر اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے از روئے پیدائش مساوات انسانی کا واضح تصور پیش کیا ہے۔

3۔ مکمل اور جامع تہذیب:

اسلام ایک مکمل اور جامع دین ہے، اسلامی تہذیب کی بنیاد اسلام کے عقائد اور ارکان پر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم'' (المائدہ (5):3) (آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا) انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جسے اسلامی تہذیب مزین نہ کرتی ہو، یہی وجہ ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں، اسلامی تہذیب نے اپنی الگ پہچان برقرار رکھی ہے اور کوئی دوسری تہذیب اس کے سنہری رنگ کو ماند نہیں کر سکی، ارشاد ربانی ہے: '' یٰٓاَ یُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً'' (البقرہ (2):208) (اے ایمان والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ) الغرض اسلامی تہذیب مکمل اور جامع ہے اسی لئے اس کی تکمیل کے متعلق اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے اور اسی میں داخل ہونے کا حکم بھی دیا ہے۔

4۔ مسئولیت کا تصور:

دنیا کے تمام اچھے اور برے اعمال کا حساب انسان کو برائیوں سے دور اور نیکیوں کے قریب لے جاتا ہے، اس لئے یوم آخرت کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے، جہاں ہر اچھائی کا بدلہ اور برائی کی سزا دی جائے گی، مسئولیت کا یہی تصور انسان کو معاشرے کا ایک ذمہ دار فرد بنا دیتا ہے جس سے وہ اچھائی کی طرف تیزی سے لپکتا ہے اور برائی سے دامن بچا کر معاشرے کو امن و امان اور محبت کا گہوارہ بنا دیتا ہے۔

فرمان نبوی ﷺ ہے: ''تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔۔۔''

5۔ شرف انسانیت:

یہ اسلامی تہذیب ہی ہے جس نے انسان کو اس کا صحیح مقام عطا کیا اور تمام مخلوقات پر فوقیت وفضیلت عطاء کی۔انسان کا اصل مقام تو یہ ہے کہ اللہ نے ہر چیز کو لفظ ''کن'' (ہوجا) کہہ کر پیدا کیا لیکن حضرت انسان کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔انسان کی عظمت کی گواہی قرآن یوں دے رہا ہے۔''لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ'' (التین :4) (بے شک ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا)۔اور فرمایا:''وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ'' (بنی اسرائیل)۔(اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی)۔

نہ توں زمیں کے لئے ہے نہ آسمان کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

6۔ بنیادی حقوق کا تحفظ:

دیگر تہذیبوں میں بنیادی حقوق کا تحفظ کہیں بھی نظر نہیں آتا۔کہیں تو ذات پات کی ظالمانہ پابندیاں نظر آتی ہیں اور کہیں جاہلانہ عصبیت، رنگ ونسل، خون، علاقہ، زبان یا دیگر مادی بنیادوں پر انسانی تقسیم نظر آتی ہے جبکہ اسلامی تہذیب نے ان تمام اختلافات کو یکسر ختم کر کے اعلان کیا کہ تمام افرادِ معاشرہ برابر ہیں۔معاشرتی ترقی کے دروازے سب پر کھلے ہیں۔ہر شخص اپنی اہلیت کے مطابق اپنا مقام حاصل کرسکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی بنیادی حقوق کی وضاحت یوں فرمائی:'' يَآ اَيُّهَاالنَّاسُ اِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا. وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا''۔(اے لوگو! بے شک تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزتیں اس طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن یہ مہینہ اور یہ شہر قابل احترام ہے)۔

7۔ توہم پرستی سے پاک:

اسلامی تہذیب کے برعکس دیگر تہذیبیں مثلاً یونانی اور ہندی وغیرہ قدیم تہذیبیں توہمات کی بنیاد پر قائم تھیں۔ان میں توہمات نے انسان کو ذلیل وخوار کیا اور اس کی ہمت پست کی، ان کے تحت انسان ہی سب سے کمزور اور گھٹیا تھا۔ایسے میں وہ کائنات کی مختلف اشیاء کو اپنے استعمال میں لانے کا تصور نہیں کر سکتے تھے۔انسان کے علاوہ ہر چیز مقدس تھی، عقل کے استعمال پر پابندی تھی، برصغیر میں برہمن ازم اور یورپ میں کلیسا نے لوگوں کو اپنی آہنی زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔بہت سے سائنسدان اور

مفکر کلیسا کے احتساب کی بھینٹ چڑھ گئے۔اس کے علاوہ بدفالی،قسمتوں کا حال اور جادوگری وغیرہ ان کے ہر دلعزیز فعل رہے ہیں۔لیکن اسلامی تہذیب نے انسانوں میں توہم پرستی کی بیماری ختم کر کے انہیں عقل کے استعمال کرنے کی دعوت وترغیب دی۔

8۔ مستحکم خاندانی نظام:

اسلامی تہذیب کے برعکس دوسری تہذیبوں میں خاندانی نظام کو استحکام حاصل نہیں ہے۔ ہر تہذیب میں مردوزن کے آزادانہ میل جول کا تصور عام ہے۔مرد نکاح کے بغیر بھی عورتوں سے تعلقات استوار رکھ سکتا ہے۔کہیں رہبانیت بھی نظر آتی ہے۔لیکن اس کے برعکس اسلامی تہذیب نے اس تصور کو ختم کر دیا۔اس نے مردوعورت کے آزادانہ تعلقات، رہبانیت اور تجرد کو ناپسند قرار دیا۔نکاح کے ذریعے میاں بیوی پر چند حقوق وفرائض متعین کر کے خاندانی نظام کو استحکام بخشا۔

09۔ روحانیت اور روحانی قدروں کو پروان چڑھانے والی تہذیب:

اسلامی تہذیب وثقافت انسانی روح کو مضبوط کرتی ہے جس کی وجہ سے انسانی دلوں میں روحانیت پروان چڑھتی ہے جس کے نتیجے میں انسان برائیوں سے دور اور اچھائیوں کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے،اس لئے اللہ تعالی نے فرمایا:’’ وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ‘‘(المائدہ2:5) (نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور بغاوت میں کسی سے تعاون نہ کرو)اس طرح اللہ تعالی نے برائی کی مخالفت اور اچھائی کی حمایت کو ضروری قرار دیا ہے۔

10۔ دین ودنیا میں حسین مطابقت:

اسلامی تہذیب کے علاوہ دنیا کی دوسری تمام تہذیبیں دین ودنیا کی یکجائی کی قائل نہیں۔ انکے نزدیک دین اور دنیا الگ الگ حیثیت رکھتی ہیں۔کچھ تہذیبوں نے تو مذہب کو صرف نجی معاملے کی حد تک محدود کر دیا ہے۔اسلامی تہذیب میں دین و دنیا کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت کا کوئی تصور نہیں ہے۔ارشاد ہے:’’ لَا رَهۡبَانِيَةَ فِيۡ الۡاِسۡلَامِ ‘‘۔(اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں ہے)۔

12۔ مساوات:

اسلامی تہذیب کی ایک خصوصیت مساوات ہے۔اس کے نزدیک سب انسان معاشرتی اور

قانونی لحاظ سے برابر ہیں۔اسلام طبقاتی تقسیم،قوم وقبیلہ،رنگ ونسل کے فرق وامتیاز کا قائل نہیں۔جس نے کلمہ پڑھ لیا اب وہ بڑے سے بڑے مسلمان کے دوش بدوش کھڑا ہوسکتا ہے۔نماز مساوات کا عملی ثبوت پیش کرتی ہے جس میں روزانہ پانچ وقت تمام لوگ امیر وغریب، آقا وغلام کے تصور کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کندھے سے کندھا ملا کر ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

(پس نہ ہی کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سیاہ کو سفید پر اور نہ ہی سفید کو سیاہ پر برتری حاصل ہے سوائے تقویٰ کے)۔

12۔ طہارت وپاکیزگی:

اسلام دیگر ادیان کی نسبت طہارت وپاکیزگی پر زیادہ زور دیتا ہے۔اور اسے محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔"وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ" (التوبہ:108) (اور اللہ پاک وصاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے)۔اور نبی ﷺ نے فرمایا"اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ"(صفائی نصف ایمان ہے)

اسلام روحانی اور جسمانی نجاست وناپاکی سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے،اسی لیے اسلامی تہذیب میں طہارت وصفائی کو عبادت سے دوسرے درجے پر رکھا گیا ہے۔

13۔ توازن واعتدال:

رہن سہن میں سادگی،لباس ومکان میں سادگی،کھانے پینے،میل جول اور بول چال میں توازن واعتدال اسلامی تہذیب کا نمایاں وصف ہے،توازن واعتدال وہ شاہ کلید ہے جس سے معاشی تنگی کی جڑ کٹتی اور فراخی رزق کے دروازے کھلتے ہیں،توازن اعتدال کے درج ذیل معاشی اور اخلاقی فوائد ہیں: 1۔فضول رسموں سے نجات ملتی ہے، 2۔ بچت میں اضافہ ہوتا ہے، 3۔ دولت کی نمائش سے، جو آپس میں نفرت پیدا کرتی ہے، نجات ملتی ہے، 4۔انسان مقروض ہونے سے بچ جاتا ہے،قرض وہ لعنت ہے جس سے انسان بے شمار پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، 5۔ سادگی سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔جبکہ دیگر تہذیبوں میں ایسے احکامات مفقود ہیں۔

14۔ عالمگیر اخوت کی علمبردار تہذیب:

اسلامی تہذیب کی ایک اہم ترین خصوصیت اخوت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سب مومن بھائی بھائی ہیں۔ سورۃ الحجرات میں ارشاد ہوا: ''إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ''(الحجرات:10)۔(بے شک مومن تو بھائی بھائی ہیں)۔

کسی ایک مومن کو بھی تکلیف ہو تو ساری قوم بے آرام ہو جاتی ہے۔ اور اخوت کا وہ جذبہ تھا جس نے حجاج بن یوسف کو سندھی ڈاکوؤں کے ہاتھوں مسلمان عورتیں گرفتار ہونے کی خبر سن کر محمد بن قاسم کو راجہ داہر کی سرکوبی کے لئے بھیجنے پر مجبور کیا، یہی وہ جذبہ ہے جس کے پیش نظر ہم پاکستانی مسلمان اپنے کشمیری بھائیوں کو حق خودارادیت دلوانے کے لئے بے چین ہیں۔

اخوت اس کو کہتے ہیں کہ چبھے جو کانٹا کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

15۔ اسلامی تہذیب اور اخلاقی اقدار کا فروغ:

اسلامی تہذیب وثقافت میں اخلاقی اقدار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، مثلاً دیانت داری، ایفائے عہد، سچائی، عدل وانصاف، ایثار وقربانی، مہمان نوازی، خوش کلامی، حلم وبردباری، حیاء، نرمی اور رحم دلی، تواضع وانکساری، سادگی وقناعت، شجاعت واستقلال، سخاوت، اسلامی تہذیب وثقافت کی نمایاں خصوصیات ہیں، اس کے علاوہ بھی اسلام نے بہت سی اخلاقی اقدار کو جنم دیا، جنہوں نے مل کر ایک بہترین اور عمدہ معاشرہ تشکیل دیا۔

16۔ مجلس شوریٰ:

اسلامی تہذیب میں کوئی فرد یا ادارہ مطلق العنان یا لامحدود اختیارات کا مالک نہیں ہوسکتا، کہ اپنی مرضی سے جو چاہے اور جس طرح چاہے فیصلہ کرے، اور نہ ہی کسی فرد کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ زبردستی لوگوں کا حکمران بن بیٹھے، بلکہ حکومت اور نفاذ قوانین وغیرہ کے معاملات اہل اسلام کی باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں، ارشاد باری ہے'' وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ ''(الشوری (42):38) (اوران کے معاملات باہمی مشاورت سے انجام پاتے ہیں) مشاورت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضورﷺ، اس کے باوجود کہ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی، جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا، صحابہ سے مشورہ فرمایا کرتے۔

اسلامی تہذیب کے فکری اثرات

اسلامی تہذیب وثقافت نے دنیا میں جوفکری اثرات مرتب کیئے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ فکر کی آزادی:

اسلام سے قبل مختلف تہذیبوں کے لوگوں میں فکری حوالے سے سخت جمود اور تنگ نظری کا ماحول تھا۔ اہل مذہب نے لوگوں کے عقل وفکر سے کام لینے پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر رکھی تھیں۔ بالخصوص مذہبی معاملات میں عقل کی مداخلت کو جرم سمجھا جاتا تھا۔ یورپ میں عقل استعمال کرنے والوں کو قید، جرمانے اور زندہ جلانے کی سزائیں دی گئیں۔

البتہ اسلام نے نہ عقل کے استعمال پر زور دیا یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جگہ جگہ غور وفکر اور تدبر وتفکر کی دعوت دی گئی ہے۔ اور جولوگ عقل کو استعمال نہیں کرتے انہیں جانوروں سے تشبیہ دی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اہل اسلام نے حریت عقل وفکر کا ماحول پیدا کیا جس سے مشرق ومغرب کی دیگر اقوام اور تہذیبوں میں آزادی عقل وفکر کا تصور پروان چڑھا اور انسان کو فکری جمود سے نجات ملی۔ آج کسی بھی معاشرے میں انسانی فکر پر قدغن لگانا نہ صرف برا سمجھا جاتا ہے بلکہ ناممکن ہوکر رہ گیا ہے۔

2۔ تصور شرف انسانی:

نبی اکرم ﷺ نے احترام انسانیت کا شعور اجاگر کیا اور قرآن میں بھی کئی ایک مقامات پر انسان کی فوقیت کو باور کرایا گیا ہے مثلاً: ''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو انسان کے لئے مسخر کر دیا گیا ہے'' (الجاثیہ:13) ایک جگہ کہا: ''انسان کو اللہ تعالی نے شرف اور بزرگی بخشی ہے اور اپنی بہت سی مخلوقات پر اس کو فضیلت عطا کی ہے'' (بنی اسرائیل:70) ایک اور جگہ کہا: ''انسان کو زمین کی خلافت یعنی حکومت اور اس میں تصرف کرنے کا اختیار بخشا گیا ہے'' (البقرہ:30)

انسان کو زمین کی حکومت اس کی علمی استعداد کی بدولت عطا ہوئی ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات میں سے صرف انسان کو یہ عزت اور شعف بخشا ہے کہ وہ اشیاء کے خواص معلوم کر کے ان کو اپنے استعمال میں لائے۔ ساری کائنات اللہ تعالی کی عبادت گزار ہے لیکن انسان کو کی خدمت میں سرگرم عمل ہے۔ ساری کائنات انسان کے لئے ہے اور انسان صرف اللہ کی بندگی کے لئے ہے۔

آج سائنس کی ترقی کے نتیجے میں کائنات کا انسان کا خادم ہونا سامنے کی بات نظر آتی ہے لیکن جب اسلام نے یہ تصور دیا اس وقت ایک عام آدمی کے لئے یہ خیال کرنا بھی محال تھا۔

3۔ مذہبی بیداری واصلاح:

اسلامی تہذیب سے متاثر ہوکر بہت سی دیگر تہذیبوں کے ایسے بیدار مغز مذہبی مصلحین پیدا ہوئے جنھوں نے صحیح الہامی تعلیمات کو لوگوں کے سامنے لانے کی ہر ممکن کوشش کی، جس سے لوگوں میں شخصی تقلید سے چھٹکارا ممکن ہوا مثلاً: عیسائیوں کے ہاں مارٹن لوتھر، ہندووں کے ہاں سامی دیانند اور سکھوں کے ہاں بابا گورونانک وغیرہ کے مذہبی اصلاح کے حوالے سے کیئے گئے کاموں پر اسلامی تہذیب کے نمایاں اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں عقیدہ تثلیث کی مخالفت بعض عیسائیوں میں اور ذات پات کی تقسیم اور ستی وغیرہ کی مخالفت ہندووں میں دکھائی دے رہی ہے۔

4۔ اظہار رائے کی آزادی:

اسلامی ریاست کے شہری کو تحریر و تقریر اور اظہارِ مافی ضمیر کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ وہ اخلاقی اور اسلامی حدود کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر وہ کچھ لکھنے، بولنے اور بیان کرنے کا مجاز ہے جس کو وہ دیانتداری سے حق اور سچ سمجھتا ہو۔ اظہار مافی ضمیر پر قدغن آمرانہ طرز عمل ہے اور اسلامی ریاست میں ایسے کسی طرز عمل کی گنجائش نہیں پائی جاتی۔ اسلام نے حق کی آواز بلند کرنے کے لیے کسی جابر حکمران کو بھی خاطر میں نہ لانے کی تعلیم دی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

''اَفۡضَلُ الۡجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنۡدَ سُلۡطَانٍ جَائِرٍ''

(جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا بہترین جہاد ہے)۔

اسلامی تہذیب کی بدولت انسانیت کو وسیع پیمانے پر رائے کے اختلاف اور اظہار کی آزادی حاصل ہوئی۔ اسلامی تاریخ میں مذہبی رہنماؤں یا اہل اقتدار سے مذہبی و علمی اختلاف کی بنا پر اس قسم کے مظالم کا نام ونشان تک نہیں ملتا جو یورپ کی تاریخ کلیسا کی طرف سے اہل علم و سائنس پر ڈھائے گئے۔

5۔ محاسبہ کی آزادی:

اسلامی ریاست کے ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حکومت وقت کا محاسبہ کرے۔ اگر حکومت سے کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔ عوام الناس کے حق محاسبہ اور اچھے حکمرانوں کے لیے اس کی ضرورت و اہمیت حضرت ابوبکرؓ کے خطبہ خلافت سے نہایت خوبی سے واضح ہو جاتی ہے۔

آپ نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے فرمایا: میں تمہی جیسا انسان ہوں اگر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق نظام حکومت چلاؤں تو میری اطاعت کرو اور اگر کہیں غلطی کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ خلفائے راشدین نے اپنی عوام کو محاسبہ کا اتنا اختیار دے رکھا تھا کہ عام آدمی بھرے دربار میں خلیفہ کو ٹوکنے سے نہ ہچکچاتا تھا۔

حضرت عمرؓ کے عہد کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص نے خلیفہ وقت سے سر مجلس سوال کیا فلاں مال میں سے آپ کے حصہ میں بھی دوسروں کی طرح ایک ہی چادر آئی تھی، پھر آپ نے اپنا کرتا کیسے بنالیا؟ جبکہ آپ جیسے قد وقامت کے شخص کا اس چادر سے کرتا بننا محال ہے۔ حضرت عمرؓ نے نہ صرف یہ کہ اس بات کو ناپسند نہیں کیا بلکہ اپنے صاحبزادے کو اس کی وضاحت کرنے کو کہا، جنہوں نے واضح کیا کہ در اصل میں نے اپنے حصے کی چادر بھی اپنے والد گرامی کو دے دی تھی۔ یوں یہ کرتا دو چادروں سے بنا۔

6۔ آزادی فکر کے فوائد:

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اسلام نے انسانیت کے مردہ جسم میں آزادی فکر کی جو روح پھونکی تھی اس نے آخر کار یورپ کو بھی متاثر کیا۔ وہاں بھی آزادی کی لہر اٹھی، مفکرین نے کلیسا اور دربار شاہی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور ان دونوں کے گٹھ جوڑ نے لوگوں کے پیروں میں جو بیڑیاں ڈال رکھی تھیں انہیں کاٹ ڈالا۔ اہل یورپ نے مسلمانوں سے متاثر ہو کر فکری آزادی کی جو فضا قائم کی اس کی کوکھ سے جمہوریت، حقوق نسواں، بنیادی انسانی حقوق کے تصورات نے جنم لیا۔

اسلامی تہذیب کے علمی اثرات

اسلامی تہذیب وثقافت نے دنیا میں جو علمی اثرات مرتب کیے وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ اسلامی تہذیب میں ترغیب علم:

اسلام ہر آدمی کے لیے علم کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''**هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ**'' (الزمر (39):09) (کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے برابر ہو سکتے ہیں) اس طرح آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے''۔ ایک اور حدیث میں فرمایا: (طالب علم کو علم کی تلاش میں موت آجائے تو وہ شہید ہے)۔

2۔ اہل علم کی قدردان تہذیب:

اسلام میں اہل علم کی قدر دانی کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عالم کی قدر افزائی کرتے ہوئے فرمایا: ''اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا'' (الفاطر(28):35) (اللہ سے اس کے بندے علماء ہی ڈرتے ہیں) کئی احادیث عالم کی شان ظاہر کرتی ہیں۔ مثلاً: 1۔ ''علماء انبیاء کے وارث ہیں''، 2۔ ''ایک فقیہ ہزار عابدوں پر بھاری ہے''، 3۔ ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش رکھے جس نے میری بات کو سنا اور آگے پہنچایا۔

نبی ﷺ کے بعد مسلمانوں نے مختلف ادوار میں ارباب علم و دانش کی قدر دانی کی انہیں انعامات سے نوازا اور انہیں سہولتیں فراہم کیں۔ اس کے علاوہ ان کی توقیر اور عزت کا خیال رکھا۔ خود خلفاء اور ان کے بیٹے چل کر علماء کے درس میں شریک ہوتے۔

3۔ تعلیم کا عام ہونا:

اسلام نے تعلیم عام کر دی اور اسے چند لوگوں کی اجارہ داری سے نکال دیا۔ یہی وجہ کہ غیر مسلموں میں علم کا احیاء بھی اس دور سے ہوا۔ امیر اور غریب علم کی دوڑ میں شریک ہو سکتے تھے یہاں تک کہ عبدالملک بن مردان کے دور میں سات بڑے علماء میں سے چھ غیر عرب تھے۔ محدثین میں سے اکثریت غیر عرب لوگوں پر مشتمل ہے۔

4۔ مفت تعلیم کی ضامن تہذیب:

اسلام نے ایک اور کام یہ کیا کہ تعلیم کو عام کرنے کے ساتھ مفت بھی کر دیا۔ حکومت نے مدارس قائم کر کے مفت تعلیم دینے کا کام کیا۔ ساتھ ساتھ علمائے وقت بھی مفت تعلیم دیتے بلکہ بعض طلبہ کے اخراجات بھی اساتذہ برداشت کرتے تھے۔ آج بھی بے شمار مدارس مفت تعلیم دے رہے ہیں۔ یاد رہے! یہ مدارس پورے عالم اسلام اور غیر مسلم دنیا میں موجود ہیں اور ایک محتاط اندازے کے مطابق ان مدارس میں تقریباً ایک کروڑ کے لگ بھگ طلبہ و طالبات مفت تعلیم حاصل کر رہے ہوں گے۔

5۔ قبل از اسلام کے علوم سے استفادہ:

مسلمانوں نے اسلام سے پہلے کے علوم سے استفادہ کیا۔ فلسفہ جیسے علم کا جو گوشہ گمنامی میں جا چکا تھا، احیاء کیا۔ اس کے علاوہ قبل از اسلام کے طب اور سائنس کے علوم سے بھی استفادہ کیا۔

6۔ یجادات:

مسلمانوں نے اپنے دور میں بے شمار ایجادات کیں مثلاً: کیلکولیٹر، کیمرہ، طبعی ترازو،

گھڑیاں، قطب نما، تیزابات، اصطرلاب، کیلنڈر، آلات جراحی اور عالمی نقشہ جات وغیرہ۔اس سے یورپ نے فائدہ اٹھایااور سائنس کی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا۔

7۔ شخصی مقام:

دین اسلام میں علم کو چند مخصوص گروہوں تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ صلاحیت کی بناء پر ہر شخص کو آگے بڑھنے کا حق دیا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ بڑے بڑے علماء میں سے اکثر غلام زادے تھے۔معاشرتی اور سائنسی دونوں علوم میں، تحقیق کو آگے بڑھایا۔غرباءامراء میں علم کی شمع کو روشن کیا۔

اسلامی تہذیب کے معاشرتی وسماجی اثرات

اسلامی تہذیب کے معاشرتی وسماجی اثرات درج ذیل ہیں:

1۔ وقارانسانی کاشعور:

اسلامی تہذیب وثقافت نے معاشرے میں انسانی وقار پیدا کیا۔اس نے انسان کے مقام و مرتبے کا شعور معاشرے میں اجاگر کیا،ارشا د ربانی ہے ۔''وَلَقَدْ كَرَّ مْنَا بَنِیْ آدَمَ''(بنی اسرائیل(17): 70)(اور تحقیق ہم نے بنی آدم کو عزت دی)اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات ہونے پرزور دیا ہے۔

2۔ مساوات انسانی:

اسلام نے سماجی اثرات کے ضمن میں مساوات انسانی کا تصور دیا،فرمان الٰہی کا ترجمہ ہے:(بے شک میں تم میں سے کسی مرد یا عورت کے نیک عمل کو ضائع نہیں کرتا)اسلام نے مساوات انسانی کے اپنے پیش کردہ تصور کو عملی طور پر نافذ کر کے دکھایا۔ نبیﷺ نے ارشادفرمایا(کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر، کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر برتری حاصل نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔تم سے آدم کی اولاد ہوا اور آدم مٹی سے بنے تھے)

3۔ عورت کے حقوق:

اسلام کے معاشرتی اثرات میں عورتوں کو حقوق دینا بھی ہے۔یہ طبقہ غلاموں کے بعد سب سے محروم گروہ تھا۔اس کو شیطان کا آلہ سمجھا جاتا تھا اور روحانی ترقی میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا۔اسلام نے

عورت کو ماں کی حیثیت سے جنت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جنت ماں کے قدموں تلے ہے) بیٹی کی حیثیت بلند کرتے ہوئے فرمایا: (جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میرا اور اس کا ساتھ (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوگا)۔ ان کو نکاح اور طلاق کے ضمن میں اختیارات دیے مثلاً ان کی مرضی کے بغیر نکاح کو حرام قرار دیا اور اگر مرد کے ساتھ اور گزارہ نہ ہو تو خلع کے ذریعے سے طلاق کا حق دیا۔ اس کے علاوہ ہر عورت کا حق مہر مقرر کیا گیا اور مرد کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کو خاوند ماں باپ اور اولاد کی جائیداد میں سے حصے دار بنایا۔ اسلام نے خواتین کی تعلیم پر بہت زیادہ زور دیا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: (علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)۔ ان کی تقریر و تحریر کی اجازت اور بنیادی حقوق عطا کیے۔

4۔ محنت کی عظمت :

زمانہ جاہلیت میں دولت ہی کو معیار عزت و شرافت سمجھا جاتا تھا اور محنت کار کو کمی کمین کہہ کر مطعون کیا جاتا تھا۔ اسلام نے محنت کرنے والے کی عظمت پر زور دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (سب سے بہتر کھانا انسان کے اپنے ہاتھ کی کمائی ہے)۔ اس کے علاوہ مزدوروں کی مزدوری ادا کرنے کا حکم دیا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو)۔ یوں اسلام نے معاشرے میں دولت، عہدہ، جاگیر اور خاندانی امتیازات کو ختم کر کے محنت کی عظمت بحال کر دی۔

5۔ نکاح کے فوائد:

اسلام نے نکاح کو اہمیت دی اور خاندان کو عزت بخشی۔ نکاح سے معاشرے کو حسب ذیل ثمرات حاصل ہوئے: (الف) نکاح نگاہ کو جھکا دیتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ (ب) جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین محفوظ کر لیا، اسے چاہیے کہ دوسرے آدھے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

6۔ آداب معاشرت:

اسلام نے معاشرتی نقوش چھوڑے ان میں سے آداب معاشرت بہت اہم ہیں۔ مثلاً سفر کے آداب، کھانے پینے کے آداب ملنے جلنے کے آداب، سونے جاگنے کے آداب اور مجلس کے آداب وغیرہ۔

7۔ نظافت و پاکیزگی:

پاکیزگی کے بارے میں اللہ نے نبی ﷺ کو حکم دیا: ''وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ'' (المدثر) (اور

اپنے کپڑوں کو پاک رکھ) اسلام نے انسان کی جسمانی پاکیزگی پر زور دیا۔مثلاً عبادت کے لیے غسل ، اور وضو کو لازمی قرار دیا، کپڑوں کی صفائی پر زور دیا حتیٰ کہ نبی ﷺ نے ''اَلطَّهَارَةُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ'' (کہہ کر صفائی کو نصف ایمان قرار دیا) اس سے اسلامی دنیا میں ذوق جمالیات پروان چڑھا۔

8۔ غلامی کا خاتمہ :

اسلام نے غلامی کا خاتمہ کر دیا۔اسلامی تعلیمات کے سرچشمہ صافی کی بدولت بہت سے غلام وقت کے سب سے بڑے عالم بنے ۔مزید برآں لونڈیوں کی اولاد منصب خلافت پر فائز ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ": جیسا تم خود کھاؤ ویسا غلاموں کو کھلاؤ۔جیسا خود پہنو ویسا غلاموں کو پہناؤ"۔آج بھی اسلام لوگوں کی ذہنی اور جسمانی غلامی کا سخت مخالف ہے۔

9۔ اخوت و بھائی چارہ:

اسلام کے تحت مل جل کر رہنے کا جذبہ پیدا کیا، کیونکہ معاشرے میں مسلمان اور غیر مسلم مل کر رہتے تھے اور ہیں ۔دنیا کا بڑا مذہب تو اسلام ہی ہے، عددی کثرت عیسائیت کا الگ پہلو ہے۔ اسلامی تہذیب نے ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا جذبہ پیدا کیا اور ایک دوسرے کے ساتھ معاشرتی میل جول رکھنا کارثواب قرار دیا۔